بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التبشیر پر اعتراضات کا
علمی جائزہ

حضرت محترم جناب دیوان صاحب قبلہ (۲) مولانا پیر محمد چشتی
(۳) بابا اکرم صاحب (۴) عبداللطیف قادری صاحب پشاور
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج مبارک !

پشاور سے فضل الٰہی نامی ایک صاحب کا مسودہ میرے پاس آیا تھا۔ میں نے اس کا جواب انہیں ارسال کر دیا ہے۔ اپنے جواب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی فضل الٰہی کے مسودہ کے سرورق کی ایک " نقل مطابق اصل " منسلک کر رہا ہوں۔

جواب کی جو فوٹو اسٹیٹ کاپی فضل الٰہی کو بھیجی ہے اُس کے صفحہ ۲۵ کی آخری سطر میں فاضل مضمون سے ایک غلطی ہوگئی تھی جو بعد میں دیکھنے میں آئی ہے چنانچہ اس کی تصحیح کر کے مورخہ ۲۹ر جولائی ۱۹۸۰ء کو انہیں بذریعہ رجسٹری جوابی رسید ارسال کر دی ہے۔ اس کی نقل بھی منسلک ہذا کی جارہی ہے تاکہ وہ یعنی فضل الٰہی احباب میں غلط بیانی نہ کر سکیں۔

آپ بھی ملاحظہ فرمالیں اور تمام احباب کو بھی پڑھا دیں تاکہ ہمارے سُنّی احباب کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

فقط والسلام

سید احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

۷ راگست ۱۹۸۰ء

شرک نہیں تو اور کیا ہے۔

یہ بات ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت حضور ہی کے وسیلہ سے ملتی ہے۔ اور یقیناً نبوۃ و رسالۃ بھی انبیاد کرام و رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حضور ہی کے طفیل ملی۔ مگر اس بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاد علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوۃ و رسالت کو محض بالعرض اور مجازی نبوۃ و رسالت قرار دینا قرآنِ مجید میں تحریف معنوی اور انبیاد کی نبوت کا انکار صریح ہے۔

جب لفظ خاتم کے حقیقی اور لغوی معنیٰ ہی "آخر" ہیں تو ایسی صورت میں نانوتوی صاحب کا اطلاق یا عموم کا قول باطل محض ہے اور آیۃ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہونے کا صاف انکار ہے۔ دلالۃ النص یا اشارۃ النص کے طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر بے شمار آیاتِ قرآنیہ سے استدلال کیا جا سکتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر یہی ایک آیۃ قرآنیہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین عبارت النص ہے جس کا نانوتوی صاحب نے نہایت بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ انکار کر کے اسے اثر عبداللہ بن عباس پر قربان کر دیا۔ جس کی صحت بھی مختلف فیہ ہے اور بالفرض اسے صحیح مان بھی لیا جائے تو وہ ظنی ہے اور کسی دلیل ظنی سے عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہیں ہوتا۔ میری بات اگر آپ کی سمجھ میں نہیں آتی تو اپنے گنگوہی صاحب سے سمجھ لیجئے وہ فرماتے ہیں۔

"خوب سمجھ لو کہ باب عقائد میں محض نص قطعی واجب ہے آحاد و ظنیات پر عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہیں ہوتا" اھ (براہین قاطعہ ص[1])

اثر عبداللہ بن عباس کو خود نانوتوی صاحب ظنی مان رہے ہیں ملاحظہ فرمائیے تحذیر الناس ص۲۲ پر لفظ خاتم کے معنیٰ خاتم مرتبی ہونے کے متعلق رقمطراز ہیں۔

"ہاں بوجہ عدم ثبوت قطعی نہ کسی کو تکلیف عقیدہ دے سکتے ہیں اور نہ کسی کو بوجہ انکار کافر کہہ سکتے ہیں چونکہ اس قسم کے استنباط

ص[1] اصل کتاب مکتبۂ فریدیہ سے طلب فرمائیں قیمت =/۳۰ روپے